

12509- بیوی اپنے خاوند سے نفرت کرنے لگی اور اس سے مباشرت نہیں چاہتی ہے

سوال

میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں لیکن وہ کہتی کہ مجھے آپ سے محبت نہیں، اور وہ جماع بھی کرنا نہیں چاہتی، ہم نے شادی کے ابتدائی ایام میں تو منہ کے ساتھ جنسی کام کیے ہیں، لیکن اب وہ کہتی ہے کہ ایسا کرنا نجس اور گنداکام ہے، اس لیے وہ جنسی کام سے مکمل طور پر اعراض کرنے لگی ہے۔ ہم اس پر متفق ہوئے ہیں کہ میں اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے اس کے علاوہ کسی اور عورت سے شادی کر لوں، لیکن میری تنخواہ اس کی اجازت نہیں دیتی مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے کہ اگر میں نے اسے طلاق دے دی تو اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہوگا۔

تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں ایسی عورت سے شادی کر لوں جو مالی طور پر میری مسؤلیت میں کچھ کم کر سکنے پر موافق ہو تاکہ میں اپنی دونوں بیوی پر خرچ کر سکوں؟

پسندیدہ جواب

آپ کو یہ علم ہونا ضروری ہے کہ آپ کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنی بیوی کو گندے اور نجس کام کرنے پر مجبور کر سکیں، یا پھر کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور کریں جس کی بنا پر گندگی پیٹ اور منہ میں جائے یہ صحیح نہیں۔

بلکہ آپ پر لازم اور ضروری ہے کہ آپ طبعی طریقے پر اس سے مباشرت کریں، اور آپ کی بیوی کو بھی یہ علم رکھنا چاہیے کہ اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑے جب وہ اسے مشروع اور صحیح کام کی دعوت دیتا ہے تو اسے اس کی بات تسلیم کرنی ضروری ہے کیونکہ یہ خاوند کا حق ہے کہ وہ بیوی سے اللہ تعالیٰ کا مباح کردہ استمتاع اور نفع حاصل کرے۔

بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی شرعی عذر کے اپنے خاوند سے علیحدہ رہے اور اسے اس کا حق نہ دے، اس کے بارہ میں بہت سی احادیث وارد ہیں جن میں اس عورت کے لیے بہت ہی سخت قسم کی وعید بیان کی گئی ہے جو اپنے خاوند سے دور رہتی ہے جن میں سے ذیل میں ہم چند ایک کا ذکر کرتے ہیں:

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی آنے سے انکار کر دے اور خاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں ہی رات بسر کر دے تو اس عورت پر صبح ہونے تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری بدء الخلق حدیث نمبر (2998)۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر رات بسر کرے تو اس کے واپس آنے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر (4795)۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص بھی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور اس کی بیوی آنے سے انکار کر دے تو آسمان والا اس پر ناراض رہتا ہے حتیٰ کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو جائے) صحیح مسلم کتاب النکاح حدیث نمبر (1736)۔

طلاق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے بلائے تو اسے آنا چاہیے، اگرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو) سنن ترمذی کتاب الرضاع حدیث نمبر (1080) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی (927) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور جب عورت اپنے خاوند کے ساتھ رات گزارنے اور اس کے بستر میں جانے سے رک جائے تو اس کا حق نفقہ اور تقسیم کا حق بھی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ نفقہ تو استمتاع کے بدلے میں ہے، اور ایسی عورت کو اپنے خاوند کی نافرمانی کہا جائے گا۔

البہوتی کا کہنا ہے :

نشوز یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کو اپنے استمتاع سے منع کر دے یا اس کی بات زچ ہو کر تسلیم کرے، مثلاً جب وہ اسے بلائے تو حیل و حجت سے کام لے، یا پھر اس کی بات اس وقت تک تسلیم نہ کرے جب تک خاوند اسے مجبور نہیں کرتا۔

دیکھیں شرح منتهی الارادات للبحوتی (55/3)۔

اور جب بیوی نافرمانی کرنے لگے تو اس کا نفقہ ختم اس لیے کہ نفقہ تو اطاعت اور اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کرنے کے عوض میں تھا۔

اور نشوز یہ ہے کہ بیوی پر جو خاوند کے حقوق میں سے واجب ہیں وہ ان میں خاوند کی نافرمانی کرنے لگے تو اسے نشوز کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے بھی خاوند کے لیے یہ بیان کیا ہے کہ اسے بیوی کی نافرمانی کی حالت میں کیا کرنا چاہیے اسی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں ڈر اور غم نہ ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو، پھر اگر وہ تمہاری بات تسلیم کر لیں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے﴾ النساء (34)۔

فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ :

اگر نافرمانی کرنے والی بیوی وعظ و نصیحت اور اسے بستر میں علیحدگی یعنی جب تک وہ اپنی نافرمانی پر قائم ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے، ﴿اور انہیں الگ بستروں میں چھوڑ دو﴾، مضاجعت اور تین دن تک کلام نہ کرنے کے باوجود وہ اپنی نافرمانی پر مصر ہے تو اسے مار کی سزا دی جائے گی لیکن مار میں سختی نہیں ہونی چاہیے۔

اور خاوند کے لیے اس حالت میں اسے طلاق دینا جائز ہے، المرادوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

بیوی کے برے اخلاق اور اس کی سوء معاشرت وغیرہ کے سبب سے ضرورت کے وقت طلاق دینا مباح ہے، اور اسی طرح اس سے تنگی ہونے اور غرض پوری نہ ہونے کے وقت، ان کا کہنا ہے کہ اس حالت میں بغیر کسی اختلاف کے طلاق مباح ہے۔ دیکھیں الانصاف (430/8)۔

اور اگر وہ آپ سے نفرت کرنے لگی اور آپ سے کراہت کرنے لگی ہے جس کا آپ حل نہیں نکال سکتے تو اس وقت طلاق دینا مستحب ہے، اس لیے کہ اس حالت میں نکاح باقی رکھنے سے بیوی کو نقصان ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(نہ تو کسی کو نقصان دو اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ) اھ۔ دیکھیں المنخص للفقی (305/2)۔

اور ایسی حالت میں طلاق دینے میں کوئی گناہ نہیں، اور آپ کی مالی مشکلات کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ ایسی عورت سے شادی کر لیں جو اپنا خرچہ خود برداشت کر سکتی ہو یا پھر آپ کی کچھ مالی مسولیت سے ہی گزارے کرنے پر راضی ہو جائے۔

اور اسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ آپ اپنی پہلی بیوی سے کچھ معاملات پر صلح کر لیں اور بیوی کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ اپنے کچھ حقوق خاوند کو چھوڑ دے جس میں نفقہ اور تقسیم وغیرہ شامل ہوں تاکہ وہ اسے طلاق نہ دے اور اپنے پاس ہی رکھے۔

اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور اگر عورت اپنے خاوند کی نافرمانی سے ڈرے یا پھر اسے اس کے اعراض کا ڈر ہو تو ان دونوں پر کوئی حرج نہیں کہ وہ صلح کر لیں اور صلح کرنا ہی بہتر ہے﴾۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان ہے کہ :

یہ اس طرح ہے کہ عورت کسی شخص کے پاس ہو اور اس کا خاوند اسے طلاق دینا چاہے وہ بیوی اسے کہے کہ مجھے اپنے پاس ہی رکھو اور طلاق نہ دو مجھ پر نفقہ اور تقسیم میں تجھے آزادی ہے۔

دیکھیں الملخص الفقهی (296/2)۔

اور اس لیے بھی کہ نفقہ بیوی کا حق ہے تو جب بھی خاوند اور بیوی آپس میں صلح کر لیں اور بیوی اپنے اس پورے حق یا پھر اس میں کچھ حصہ کو چھوڑ دے یہ اس کے لیے جائز ہے، تو اس بنا پر جب وہ عورت جس سے شادی کرنا چاہے وہ اپنے نفقہ کے حق کو چھوڑ دے وہ اس کے لیے جائز ہے۔

واللہ اعلم.